احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 13- مارچ 1999ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 13- مارچ 1999ء - 24 ذی قعدہ 1419 ہجری - 13 امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 58

غرباء سے حسن سلوک

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں یہ تین باتیں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کا سایہ عطا فرمائے گا- اور اسے جنت میں داخل کرے گا- وہ کمزوروں پر رحم کرے ماں باپ سے محبت کرے اور خادموں اور نوکروں سے حسن سلوک کرے-

(جامع ترمذی ابواب صفة القیامه)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خوب یاد رکھو کہ امیری کیا ہے؟ امیری ایک زہر کھانا ہے- اس کے اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو شفقت علی خلق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے اور تکبر نہ کرے لیکن اگر وہ اس کی شیخی اور گھمنڈ میں آتا ہے تو نتیجہ ہلاکت ہے- ایک پیاسا ہو اور ساتھ کنواں بھی ہو لیکن کمزور ہو اور غریب ہو اور پاس ایک متمول انسان ہو تو وہ محض اس خیال سے کہ اس کو پانی پلانے سے میری عزت جاتی رہے گی اس نیکی سے محروم رہ جائے گا- اس نخوت کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ نیکی سے محروم رہا اور خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آیا- پھر اس سے کیا فائدہ پہنچا- یہ زہر ہوا یا کیا؟ وہ نادان ہے سمجھتا نہیں کہ اس نے زہر کھائی ہے- لیکن تھوڑے دنوں کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ اس نے اپنا اثر کر لیا ہے اور وہ ہلاک کر دے گی-

یہ بالکل سچی بات ہے کہ بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے- اس لئے انہیں امیروں کی امیری اور تموّل پر رشک نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ انہیں وہ دولت ملی ہے جو ان کے پاس نہیں- ایک غریب آدمی بے جا ظلم- تکبر- خود پسندی- دوسروں کو ایذا پہنچانے اتلاف حقوق وغیرہ بہت سی برائیوں سے مفت میں بچ جائے گا- کیونکہ وہ جھوٹی شیخی اور خود پسندی جو ان باتوں پر اسے مجبور کرتی ہے اس میں نہیں ہے-

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 439)

نماز جنازہ

○ حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21- فروری 1999ء بروز اتوار بیت فضل لندن کے احاطہ میں مکرم سید سجاد احمد صاحب (برادر مکرم ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب ریجنل صدر رنڈلینڈ، خسر مکرم عارف ناصر دہلوی صاحب بیرسٹر بورممتھ) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی- آپ 16- فروری کو بوجہ ہارٹ فیل امریکہ میں وفات پاگئے- ایک بیٹا مڈل ایسٹ میں ہے اسے امریکہ جانے کا ویزا نہیں ملا- لہذا فیملی نے فیصلہ کیا ہے جنازہ لندن لے آئیں اور یہاں تدفین ہو-

باقی صفحہ 7 پر

غرباء اور نادار افراد کی ضروریات پوری کرنی چاہئیں

(حضرت خلیفة المسیح الثانی)

اپنے فرائض کو عمدگی سے ادا کرو یا اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالی وسعت عطا فرمائی ہے تو اپنے نادار اور غریب بھائیوں کے اخراجات بھی برداشت کرو اور نیکی کی نئی سے نئی راہیں تلاش کرتے رہو- کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے پھر اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے غرباء کی امداد کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ تم زکوٰۃ اور عشر وغیرہ مقررہ ٹیکس بھی دو مگر اس کے علاوہ ہم تم سے بعض طوعی ٹیکس بھی مانگتے ہیں- چنانچہ ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ (-) ہمیشہ غرباء کی امداد کے لئے روپیہ دیتے رہو- (-) اور اپنے نفسوں کو ہلاکت میں مت ڈالو- یعنی اے مالدارو! اگر تم اپنے زائد مال خوشی سے دے دو گے تو وہ زائد ہی ہیں تم کو کوئی حقیقی نقصان نہیں پہنچے گا- لیکن اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے- یہ الفاظ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے زار روس کے ساتھ ہونے والے واقعات کا پورا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے- اور فرمایا ہے کہ اگر ایسا نہ کرو گے تو جو کچھ زار روس اور روسی امراء یا فرانس کے امراء کا حال ہوا وہی تمہارا ہو گا- آخر عوام ایک دن تنگ آکر لوٹ مار پر اتر آئیں گے- اور شاہ پوری محاورہ کے مطابق دعائے خیر پڑھ دیں گے- حضرت خلیفہ اول اس محاورہ کی تشریح یہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے علاقے میں کچھ مدت پہلے زمیندار بنیئے سے قرض لیتے جاتے تھے اور بنیا بھی دیتا چلا جاتا تھا- کچھ عرصہ تک تو انہیں اس کا احساس نہ ہوتا- مگر جب سب علاقہ اس بنیئے کا مقروض ہو جاتا اور زمینداروں کی سب آمد اس کے قبضہ میں چلی جاتی تو یہ دیکھ کر اس علاقے کا کوئی بڑا زمیندار تمام چودھریوں کو اکٹھا کرتا اور کہتا کہ بتاؤ اس بنیئے کا قرض کتنا ہے- وہ بتاتے کہ اتنا قرض ہے- اس پر وہ دریافت کرتا کہ اچھا پھر اس قرض کے اترنے کا کوئی ذریعہ ہے یا نہیں- وہ جواب دیتے کہ ہمیں تو کوئی ذریعہ نظر نہیں آتا- اس پر وہ کہتا کہ "اچھا تو پھر دعائے خیر پڑھ دو-" چنانچہ وہ سب دعائے خیر پڑھ دیتے- اور اس کے بعد ہتھیار لے کر بنیئے کے مکان کی طرف چل پڑتے اور اسے قتل کر دیتے اور اس کے بہی کھاتے سب جلا دیتے-

اللہ تعالیٰ اس آیت میں ایسی ہی حالت کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ دیکھو ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اگر تمہارے پاس زائد مال ہو تو اسے خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر دیا کرو- اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو- یعنی بے شک کماؤ تو خوشی سے مگر اس دولت کو اپنے گھر میں جمع نہ رکھا کرو- ورنہ کسی دن لوگ تمہارے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے- اور تم ہلاک ہو جاؤ گے-

پھر فرماتا ہے- واحسنوا- بلکہ اس سے بڑھ کر ہم تمہیں یہ حکم دیتے ہیں کہ تم نیکی کرو- اور وہ اس طرح کہ تم خود اپنی ضرورتوں کو کم کر کے اور مال بچا کر خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا کرو- مگر یاد رکھو کہ یہ عمل تم لوگوں سے ڈر کر نہ کرو بلکہ خوشی سے کرو- اگر تم ڈر کر کرو گے تو غریبوں کی مدد تو ہو جائے گی مگر خدا تعالیٰ خوش نہیں ہو گا- لیکن اگر خوشی سے یہ قربانی کرو گے تو غریب بھی خوش ہوں گے- تم بھی ہلاکت سے بچ جاؤ گے اور خدا تعالیٰ بھی تم پر خوش ہو گا-

پھر فرماتا ہے (-) اگر تمہارے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ پھر ہماری کمائی کا صلہ ہم کو کیا ملا- تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا صلہ مال سے زیادہ ملے گا- اور وہ تمہارے پیدا کرنے والے خدا کی محبت ہے- تمہاری دنیا کے ساتھ تمہاری عاقبت بھی درست ہو جائے گی-

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 431-429)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

مرتبہ- حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 40

(کلاس نمبر 336)

حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب

آج کی نشست کے آغاز میں حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کا تعارف حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کروایا اور پھر کچھ اس طرح سلسلہ کلام آگے بڑھا۔

یہ حضرت مسیح موعود کے سب سے بڑے بچے تھے۔ میرے ابا جان سے بڑے تھے لیکن یہ پہلی بیگم میں سے تھے ان کا قصہ بڑا عجیب ہے۔ فرمایا۔

حضرت مسیح موعود کی دعائیہ نظموں میں انکا نام نہیں آتا اسکی کیا وجہ ہے۔ پھر خود ہی فرمایا۔

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انکا نام الہام میں چھپا دیا تھا۔ مصلح موعود کے متعلق الہام یہ ہوا تھا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ تین بھائی تھے اور یہ چوتھے ہو گئے پیشگوئی اس میں یہ تھی کہ جب تک حضرت مصلح موعود خلیفہ نہیں ہوں گے اس وقت تک یہ بیعت نہیں کریں گے۔ حضرت مصلح موعود تین کو چار کرنے والے بنے۔

مرزا سلطان احمد صاحب بیعت نہیں کرتے تھے مگر حضرت مسیح موعود کا انکے دل میں بہت احترام تھا۔ سچا کہتے تھے مگر بیعت نہیں کرتے تھے۔ لوگوں کو بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ بیعت کیوں نہیں کرتے اور انکو بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ بیعت کیوں نہیں کر رہا۔

یہ کہا کرتے تھے کہ میرے اعمال اتنے اچھے نہیں ہیں کہ میں اس باپ کی طرف منسوب ہوں۔ اس لئے ان کی طبیعت میں ایک انکسار تھا ہمیشہ اپنے آپ کو چھوٹا کہتے تھے۔

بہت سادہ مزاج' بہت کثرت سے لوگوں پر احسان کیئے ہوئے ہیں۔ بہت بڑے بڑے لوگ جو امیر کبیر خاندان بن گئے ہیں وہ انکی وجہ سے ان کے احسانات کی وجہ سے بنے ہیں۔ کیونکہ یہ حکومت میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے۔

جہاں جاتے تھے وہاں لوگوں سے احسان کا تعلق ہوتا تھا اور ساتھ ہی طبیعت میں بہت انکسار' اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔ کہتے تھے میں بیعت کس طرح کر سکتا ہوں میرا باپ تو اتنا بڑا آدمی ہے میں کچھ بھی نہیں ہوں۔ انکو اصل وجہ پتہ نہیں تھی۔ اصل وجہ وہ الہام تھا۔ اس وقت تک بیعت نہیں کریں گے جب تک مرزا محمود احمد خلیفہ نہیں ہوگا۔

اس کا مطلب ہے اس وقت تک زندہ بھی رہیں گے انکے بڑے بیٹے کا نام مرزا عزیز احمد تھا ہم ان کو بھائی جان عزیز احمد کہا کرتے تھے۔

مرزا عزیز احمد صاحب نے بیعت کرلی تھی لیکن انہوں نے نہیں کی۔ اس لئے لوگ حیران تھے کہ یہ کیا واقعہ ہوا۔

آخر ایک دن خود ہی پیغام بھیجا کہ میں آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں الہامی شخص بن گئے کیونکہ انکا نام ایک الہام میں تھا انکی پیدائش حضرت مصلح موعود سے بہت پہلے کی تھی۔ حضرت مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود نے 1886ء میں پیشگوئی فرمائی اور 1889ء میں آپ کی ولادت ہوئی۔ مرزا سلطان احمد صاحب کی پیدائش 1851ء میں ہوئی (اس وقت حضرت مسیح موعود کی عمر 16 سال کی تھی)

پیشگوئی یہ تھی کہ یہ زندہ رہے گا جب تک چھوٹا بیٹا خلیفہ نہ بن جائے عمر کے آخر پر انہوں نے بیعت کرنی تھی۔ بیعت سے پہلے یہ فوت نہیں ہوسکتے تھے یہ الہام تھا۔ انہوں نے 1930ء میں بیعت کی تھی۔ 1930ء میں ان کی عمر 80 سال تھی۔ دیکھو پیشگوئی کس شان سے پوری ہوئی۔ 80 سال تک انکی زندگی کی ضمانت تھی یہ ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ پہلے مرجائیں۔ 80 سال کی عمر میں اپنے چھوٹے بھائی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور 31ء میں وفات ہوگئی۔ صرف ایک سال موت سے پہلے بیعت کرلی۔ اس خاندان کے بڑے بڑے دلچسپ قصے ہیں۔ اس زمانے میں یہ ڈپٹی کمشنر کے طور پر ریٹائر ہوئے تھے۔ اس زمانے میں ڈپٹی کمشنر کا عہدہ بہت بڑا ہوا کرتا تھا۔ آجکل کے وزیروں کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔ مگر اس وقت کے ڈپٹی کمشنر کو بڑے اختیار تھے۔ چنانچہ بہت سے خاندان جو اس وقت بہت امیر کبیر ہیں (پاکستان میں) انکا نام لینے کی ضرورت نہیں۔ چوٹی کے امیر خاندان ہیں۔ وہ انکے بنائے ہوئے ہیں۔ انکے والدین کے انکے ساتھ تعلق تھے انکو زمینیں الاٹ کیں۔ چیزیں الاٹ کیں۔ بے شمار امیر کر دیا۔ اور اپنے اوپر ایک پیسہ خرچ نہیں کیا۔ اسی طرح بالکل سادہ مزاج' کوئی کمائی نہیں کی۔

"تائی آئی" کا الہام

ایک اور بھی حضرت مسیح موعود کا الہام تھا "تائی آئی" لوگ حیران تھے کہ "تائی آئی" کا کیا مطلب ہے۔ ابا جان کی ایک ہی تائی تھیں جنکو لمبی عمر ملی ہے۔ حضرت مرزا غلام قادر صاحب یعنی حضرت مسیح موعود کے بڑے بھائی کی بیگم تھیں اس لئے انکو تائی کہتے تھے اور وہ خود مخالفت میں فوت ہو گئے انکو توفیق نہیں ملی اور الہام تھا "تائی آئی" حضرت مصلح موعود کی تائی تھیں۔

اگر حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرتیں تو پھر یہ الہام پورا ہوتا۔ کہ "تائی آئی" حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرتیں یا حضرت خلیفہ اول کے ہاتھ پر بیعت کرتیں تو "تائی آئی" صادق نہیں آسکتا تھا۔

اس کے سوا ایک اور خاندان کی بھی تمہیں باتیں بتاتا ہوں۔ اردو کلاس کو حضرت مسیح موعود کے خاندان سے واقفیت کروانی ہے۔ دنیا میں ہر جگہ لوگ پوچھتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے والد جنکے نام پر الہام ہو رہے تھے اور پورے ہونے تھے۔

(باقی)

محمد جاوید صاحب

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

منارۃ المسیح کا سنگ بنیاد 13- مارچ 1903ء

دعوت الی اللہ' روحانی روشنی اور وقت شناسی کا نشان

بعض پیشگوئیوں کو ظاہری شکل میں پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے 13- مارچ 1903ء کو منارۃ المسیح کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضور کی خواہش تو بہت پہلے کی تھی لیکن مالی تنگیوں کے باعث اس کی بنیاد پہلے نہ رکھی جا سکی۔ اشتہار 28 مئی 1900ء سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود کو تحریک ہوئی کہ قادیان کی بیت اقصیٰ میں ایک سفید منارہ تعمیر کیا جائے۔ نیز یہ خبر دی گئی کہ دین کی نشأۃ ثانیہ سے اس منارہ کی تعمیر کا گہرا تعلق ہے۔

منارہ کے لئے اشتہار

حضور نے 28- مئی 1900ء کو جماعت کے نام ایک مفصل اشتہار میں لکھا کہ:- ایک اونچا منار بنانے کی تجویز کی گئی ہے جو ماذنہ کا کام دے گا۔ اس پر لالٹین اور گھنٹہ بھی نصب ہوگا۔ منارہ تصویری زبان میں .... اشارہ کرے گا کہ جس طرح یہ منار بلند ہے اسی طرح (دینی) سچائی بلندی کے انتہاء تک پہنچ جائے گی۔ اور جس طرح پر بلند ہونے والی آواز سب پر چھا جاتی ہے۔ اسی طرح دین (-) سب دینوں پر غالب آئے گا۔ منارہ کی لالٹین اور گھنٹہ یہ حقیقت بتائیں گے کہ دینی علوم کے ساتھ آسمانی علوم کا زمانہ آگیا اور دنیا کو اپنا وقت پہچاننا چاہئے۔"

منارۃ المسیح کی عظمت و اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور نے جماعت کو تحریک فرمائی کہ:-

"اس منارۃ المسیح کا خرچ دس ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے اب جو دوست اس منارہ کی تعمیر کے لئے مدد کریں گے میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت کو انجام دیں گے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ ایسے موقع پر خرچ کرنا ہرگز ہرگز ان کے نقصان کا باعث نہیں ہوگا۔ وہ خدا کو قرض دیں گے اور معہ سود واپس لیں گے۔ کاش ان کے دل سمجھیں کہ اس کام کی خدا کے نزدیک کس قدر عظمت ہے۔ جس خدا نے منارہ کا حکم دیا ہے۔ اس نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ (دین) کی مردہ حالت میں اسی جگہ سے زندگی کی روح پھونکی جائے گی اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا.... یہ کام بہت جلدی کا ہے۔ دلوں کو کھولو اور خدا کو راضی کرو۔ یہ روپیہ بہت سی برکتیں لے کر پھر آپ لوگوں کی طرف واپس آئے گا۔ میں اس سے زیادہ کہنا نہیں چاہتا اور ختم کرتا ہوں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 295-296)

منارہ کے مقاصد

اسی اشتہار میں حضور نے منارہ کی تین اغراض بھی بیان فرمائیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

اول :- یہ کہ (-) خدا کے پاک نام کی اونچی آواز سے دن رات میں پانچ دفعہ (دعوت الی اللہ) ہو اور تا مختصر لفظوں میں پنجوقت ہماری طرف سے انسانوں کو یہ ندا کی جائے کہ وہ ازلی اور ابدی خدا جس کی تمام انسانوں کو پرستش کرنی چاہئے۔ صرف وہی خدا ہے جس کی طرف اس کا برگزیدہ اور پاک رسول محمدؐ رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے سوا نہ زمین میں نہ آسمان میں اور کوئی خدا نہیں۔

دوم :- دوسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصے پر ایک بڑا لالٹین نصب کر دیا جائے گا۔ یہ روشنی انسانوں کی آنکھیں روشن کرنے کے لئے دور دور جائے گی۔

سوم :- تیسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصے پر ایک بڑا گھنٹہ نصب کر دیا جائے گا تا انسان اپنے وقت کو پہچانیں اور انسانوں کو وقت شناسی کی طرف توجہ ہو۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 282)

ہندوستان کے بعض لوگوں نے یہ اعتراض کیا کہ منارہ پر روپیہ خرچ کرنا اور گھڑیال رکھنا دونوں اسراف ہیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے یکم جولائی 1900ء کو دوسرا اشتہار دیا کہ:-

"یاد رہے کہ اس منارہ کے بنانے سے اصل غرض یہ ہے کہ (-) پیشگوئی پوری ہو جائے۔ یہ اسی قسم کی غرض ہے جیسا کہ ایک صحابیؓ کو کسریٰ کے مال میں سے سونے کے کڑے پہنائے تھے تا ایک پیشگوئی پوری ہو جائے اور نمازیوں کی تائید اور وقت شناسی کے لئے منارہ پر گھنٹہ رکھنا ثواب کی بات ہے نہ گناہ۔

اس اشتہار میں حضور نے مخلصین کو مخاطب کر کے لکھا:-

باقی صفحہ 7 پر

سلطان احمد پیر کوٹی صاحب

قسط دوم

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بلند شان

سیدنا حضرت مسیح موعود کی نظر میں

خلافت اولیٰ اسلامیہ کے لئے آپ کو کیوں چنا گیا

خلافت اولیٰ اسلامیہ کے لئے سیدنا ابوبکر صدیق ہی کو کیوں منتخب کیا گیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود اس راز سے پردہ اٹھاتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

"اگر تو سوال کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سلسلہ خلافت کی ابتداء کے لئے کیوں چنا اس میں خداتعالیٰ کا کیا راز تھا تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ حضرت صدیقؓ اس سے راضی ہیں اور وہ ان سے راضی ہے آپ رسول اللہ ﷺ پر قلب سلیم کے ساتھ اور ایسی قوم میں سے نکل کر اسلام لائے جو مسلمان نہیں ہوئی تھی اور اس زمانہ میں ایمان لائے جب رسول کریم ﷺ اکیلے تھے اور ایک عظیم فساد برپا تھا ایمان لانے کے بعد حضرت صدیقؓ نے ہر قسم کی ذلت دوستوں اور قوم کی لعن و طعن کو دیکھا آپ کو خدائے رحمان کے رستہ میں دکھ دیا گیا اور آپ کو نبی کریم ﷺ کی طرح وطن سے نکالا گیا آپ نے دشمنوں کی طرف سے بہت سے شدائد اور دوستوں کی لعن و ملامت دیکھی۔ آپ نے اپنے مال اور جان سے خداتعالیٰ کی خاطر جہاد کیا اور آپ حقیر لوگوں کی طرح گزارہ کرنے لگے حالانکہ اس سے قبل آپ بہت معزز اور مالدار شخص تھے اللہ تعالیٰ کے رستہ میں آپ باہر نکالے گئے آپ کو تکلیف دی گئی۔ خداتعالیٰ کی راہ میں آپ نے اپنے مال کو اس طرح خرچ کیا کہ دولت و ثروت کا مالک ہونے کے بعد فقیر و مسکین ہو گئے پس اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ آپ کو ان سخت دنوں کا بدلہ دے جو آپ پر گزرے اور اس دولت کا بہتر بدلہ دے جو آپ کے ہاتھ سے جاتی رہی اور آپ کو ان چیزوں کا بدلہ دے جو آپ نے اللہ تعالیٰ کی خاطر دیکھیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ پس خداتعالیٰ نے آپ کو خلیفہ بنایا آپ کے ذکر کو بلند کیا آپ کو اپنے فضل اور رحمت سے تسلی دی آپ کو عزت دی اور امیرالمومنین بنایا۔"

(ترجمہ از عربی سرالخلافہ ص 21)

"حضرت صدیق رضی اللہ عنہ فطری طور پر مبدء فیضان اور رسول خدا ﷺ کی طرف متوجہ تھے اس لئے تمام لوگوں میں سے اس بات کے زیادہ حقدار تھے کہ ان میں نبوت کی صفات ظہور پذیر ہوں اور اس بات کا زیادہ استحقاق رکھتے تھے کہ آپ حضرت خیرالبریہ ﷺ کے پہلے خلیفہ ہوں۔ اپنے متبوع کے ساتھ متحد و موافق ہوں اور تمام اخلاق و عادات اور انفسی اور آفاقی تعلقات کو ترک کرنے میں آپ کے مظہر ہوں۔ آپ کا آنحضرت ﷺ سے جدا کرنا۔ تلواروں اور نیزوں کے ذریعہ بھی ممکن نہ ہو۔ آپ اسی حالت میں قرار پائے رہیں اور مصائب خوف لعن و ملامت وغیرہ میں سے کوئی چیز آپ کے استقلال میں جنبش پیدا نہ کرے آپ کی روح میں صدق و صفا ثبات اور اتقاء داخل ہوں۔ چاہے سارا جہان مرتد ہو جائے آپ کو اس کی کوئی پرواہ نہ ہو آپ کا قدم پیچھے نہ ہٹے بلکہ ہر آن آگے ہی آگے بڑھ رہا ہو۔

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے بعد صدیقوں کا ذکر فرمایا ہے (۔) اس میں حضرت ابوبکرؓ کی طرف اشارہ ہے اور آپ کی فضیلت دوسروں پر بیان فرمائی گئی ہے کیونکہ رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہؓ میں سے اور کسی صحابی کا نام صدیق نہیں رکھا۔ صرف آپ ہی کا نام صدیق رکھا ہے تا آپ کا مقام ظاہر ہو۔ پس تدبر کرنے والوں کی طرح اس بات پر نظر دوڑا۔

پھر اس آیت میں سالکوں کے لئے مراتب کمال اور ان کے اہل افراد کی طرف عظیم اشارہ ہے ہم نے جب اس آیت پر غور کیا اور فکر و تدبر نے ہمیں انتہاء تک پہنچا دیا تو یہ بات ہم پر منکشف ہوئی کہ یہ آیات کمالات صدیقؓ پر بڑی گواہ ہیں اور اس میں ایک گہرا راز ہے جو ہر اس شخص پر منکشف ہو سکتا ہے جو تحقیق کی طرف مائل ہو کیونکہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کا نام صدیق رکھا اور جس طرح کسی عقل مند پر یہ بات مخفی نہیں کہ قرآن کریم نے صدیقوں کو انبیاء کے ساتھ ملایا اور ہم کسی اور صحابی پر اس لقب اور خطاب کا اطلاق نہیں پاتے۔ پس حضرت صدیق امین کی فضیلت ثابت ہے کہ آپ کا نام انبیاء کے بعد مذکور رہوا۔"

(ترجمہ از عربی سرالخلافہ ص 33)

ہجرت کے موقعہ پر رفیق سفر اور یار غار ہونے کی سعادت۔ خداتعالیٰ کی معیت کا اظہار

آنحضرت ﷺ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو اس موقعہ پر آپؐ کی رفاقت کے لئے خداتعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتخاب فرمایا اور اس نازک وقت میں انہیں آنحضرت ﷺ کی تسلی اور اپنی طرف سے نصرت کا ایک ذریعہ بنایا اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو ذکر کرکے آپ کو لاثانی اور بے مثل فخر سے نوازا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"جب آنحضرت ﷺ ایک ناگہانی طور پر اپنے قدیمی شہر کو چھوڑنے لگے اور مخالفین نے مار ڈالنے کی نیت سے چاروں طرف سے اس مبارک گھر کو گھیر لیا تب ایک جانی عزیز جس کا وجود محبت اور ایمان سے خمیر کیا گیا تھا جانبازوں کے طور پر آنحضرتؐ کے بستر پر بارشاد نبوی اس غرض سے منہ چھپا کر لیٹ رہا کہ تا مخالفوں کے جاسوس آنحضرت کے نکل جانے کی تفتیش نہ کریں اور اسی کو رسول سمجھ کر قتل کرنے کے لئے ٹھہرے رہیں۔

کس بہر کسے سر نہ دہد جاں نفشاند
عشق است کہ ایں کار بصد صدق کناند

سو جب آنحضرت ﷺ اپنے اس وفادار اور جاں نثار عزیز کو اپنی جگہ چھوڑ کر چلے گئے تو آخر تفتیش کے بعد ان نالائق بدباطن لوگوں نے تعاقب کیا اور چاہا کہ راہ میں کسی جگہ پا کر قتل کر ڈالیں اس وقت اور اس مصیبت کے سفر میں بجز ایک بااخلاص اور یکرنگ کے اور دلی دوست کے اور کوئی انسان آنحضرت ﷺ کے ہمراہ نہ تھا۔"

(مقدمہ سرمہ چشم آریہ ص 12)

"حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا صدق اس مصیبت کے وقت ظاہر ہوا جب آنحضرت ﷺ کا محاصرہ کیا گیا۔ گو بعض کفار کی رائے اخراج کی تھی مگر اصل مقصد اور کثرت رائے آپؐ کے قتل پر تھی ایسی حالت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے صدق اور وفا کا وہ نمونہ دکھایا جو ابدالاباد تک کے لئے نمونہ رہے گا اس مصیبت کی گھڑی میں آنحضرت ﷺ کا یہ انتخاب ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صداقت اور اعلیٰ وفاداری کی ایک زبردست دلیل ہے..... اس وقت آپؐ کے پاس 70، 80 صحابہ موجود تھے۔ جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے مگر ان سب میں سے آپؐ نے اپنی رفاقت کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہی انتخاب کیا۔ اس میں سرّ کیا ہے؟ بات یہ ہے کہ نبی خداتعالیٰ کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور اس کا فہم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہی آنحضرت ﷺ کو کشف اور الہام سے بتا دیا کہ اس کام کے لئے سب سے بہتر اور موزوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ ابوبکرؓ اس ساعت عسر میں آپ کے ساتھ ہوئے یہ وقت خطرناک آزمائش کا تھا۔ حضرت مسیح پر جب اس قسم کا وقت آیا تو ان کے شاگرد ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور ایک نے لعنت بھی کی مگر صحابہ کرامؓ میں سے ہر ایک نے پوری وفاداری کا نمونہ دکھایا۔ غرض حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپؐ کا پورا ساتھ دیا اور ایک غار میں جس کو غار ثور کہتے ہیں آپ جا چھپے۔ شریر کفار جو آپ کی ایذاء رسانی کے لئے منصوبے کر چکے تھے۔ تلاش کرتے اس غار تک پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اب تو یہ بالکل سر پر ہی آپہنچے ہیں اور اگر کسی نے ذرا نیچے نگاہ کی تو وہ دیکھ لے گا اور ہم پکڑے جائیں گے اس وقت آپ نے فرمایا لاتحزن ان اللہ معنا کچھ غم نہ کھاؤ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اس لفظ پر غور کرو کہ آنحضرت ﷺ حضرت ابوبکر صدیق کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں چنانچہ فرمایا ان اللہ معنا۔ معنا میں آپ دونوں شریک ہیں یعنی اللہ تعالیٰ تیرے اور میرے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک پر آنحضرت ﷺ کو اور دوسرے پر حضرت صدیقؓ کو رکھا ہے اس وقت دونوں ابتلاء میں ہیں کیونکہ یہی وہ مقام ہے جہاں سے یا تو اسلام کی بنیاد پڑنے والی ہے یا خاتمہ ہو جانے والا ہے۔ دشمن غار پر موجود ہیں اور مختلف قسم کی رائے زنیاں ہو رہی ہیں بعض کہتے ہی کہ اس غار کی تلاش کرو کیونکہ نشان پا یہاں تک ہی آکر ختم ہو جاتا ہے لیکن ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہاں انسان کا گزر اور دخل کیسے ہو گا مکڑی نے جالا تنا ہوا ہے کبوتر نے انڈے دیئے ہوئے ہیں۔ اور اس قسم کی باتوں کی آوازیں اندر پہنچ رہی ہیں اور آپ بڑی صفائی سے ان کو سن رہے ہیں ایسی حالت میں دشمن آئے ہیں کہ وہ خاتمہ کرنا چاہتے ہیں اور دیوانے کی طرح بڑھتے آئے ہیں لیکن آپ کی کمال شجاعت کو دیکھو کہ دشمن سر پر ہے اور آپ اپنے رفیق صادق صدیقؓ کو فرماتے ہیں۔ لاتحزن ان اللہ معنا یہ الفاظ بڑی صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ نے زبان ہی سے فرمایا کیونکہ یہ آواز کو چاہتے ہیں۔ اشارہ سے کام نہیں چلتا باہر دشمن مشورہ کر رہے ہیں اور اندر غار میں خادم و مخدوم بھی باتوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اس امر کی پرواہ نہیں کی گئی کہ دشمن آواز سن لیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ پر کمال ایمان اور معرفت کا ثبوت ہے۔ خداتعالیٰ کے وعدوں پر پورا بھروسہ ہے آنحضرت ﷺ کی شجاعت کے لئے تو یہ نمونہ کافی ہے۔"

(الحکم جلد 9 ص 8-9)

آنحضرت ﷺ کے اس زمانہ پر غور کرو کہ جب دشمن قریش' ہر طرف سے شرارت پر تلے ہوئے تھے اور انہوں نے آپ کے قتل کا منصوبہ کیا وہ زمانہ بڑا ابتلاء کا کا زمانہ تھا۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو حق رفاقت ادا کیا اس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ یہ طاقت اور قوت بجز صدق ایمان کے ہرگز نہیں آسکتی۔

(الحکم جلد 9 ص 9، 8)

"حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خاص نیکیوں اور خوبیوں میں سے ایک نیکی اور خوبی یہ ہے کہ آپ کو ہجرت مدینہ کے سفر نبوی میں رسول کریم ﷺ کی رفاقت کے لئے خاص کیا گیا آپ کی مشکلات میں شریک بنایا گیا اور اس انتہائی مصیبت میں آپؐ کا انیس و غم خوار مقرر کیا گیا تاکہ ان کا محبوب حضرت باری تعالیٰ ﷺ سے

تخصص ثابت ہو جائے اور اس میں بھید اور راز یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام میں سے سب سے زیادہ بہادر سب سے زیادہ متقی رسول کریم ﷺ کے سب سے زیادہ محبوب اور ایک فتح مند جرنیل تھے آپ آنحضرت ﷺ کی محبت میں فنا تھے اور قدیم سے آپ کی یہ عادت تھی کہ آپ رسول کریم ﷺ کے اخراجات برداشت کرتے اور آپ کے کاموں کی نگرانی فرماتے پس یہ اللہ تعالیٰ نے سخت وقت اور مفلسی کے زمانہ میں اپنے نبی کریم ﷺ کو آپ کے ذریعہ تسلی دی۔ آپ کو صدیق کے عظیم لقب سے ملقب فرمایا نبی کریم ﷺ کے قرب سے مختص فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ثانی اثنین کی خلعت سے نوازا اور آپ کو اپنا برگزیدہ بندہ بنایا۔

اس کے علاوہ صدیق اکبرؓ بڑے صاحب بصیرت تھے۔ آپ نے بہت سے مشکل امور اور مصائب دیکھے تھے۔ آپ نے بہت سی جنگوں میں شرکت فرمائی اور ان کی تدابیر کو دیکھا۔ آپ نے بہت سے جنگلوں اور سنگلاخ میدانوں کو طے کیا۔ کتنی ہی ہلاکتیں تھیں۔ جن میں آپ گھس گئے۔ اور کتنے ہی کج راستے تھے جنہیں آپ نے درست کیا۔ کتنی ہی جنگیں تھیں جن میں آپ آگے آگے رہے۔ کتنے فتنے تھے جنہیں آپ نے مٹایا اور کتنی ہی سواریاں تھیں جنہیں آپ نے طول طویل سفروں اور منزلوں کے طے کرنے میں دبلا کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ صاحب تجربہ ہو گئے۔ آپ ایک مرتاض انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے نشانات کے مورد یعنی آنحضرت ﷺ کی رفاقت کے لئے چنا۔ اور آپ کے صدق و ثبات کی وجہ سے آپ کی تعریف کی۔ اور اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ آپ رسول کریم ﷺ کے اولین محب تھے۔ آپ آزاد فطرت پیدا ہوئے اور وفا میں سب پر فوقیت لے گئے۔ اسی وجہ سے آپ کو خوفناک کام اور بے ہوش کر دینے والے خوف کے وقت چنا گیا اور اللہ تعالیٰ حکیم و علیم ہے۔ وہ ہر کام کو اس کے مناسب وقت میں رکھتا ہے۔ اور پانیوں کو ان کے منبعوں سے چلاتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے ابن ابی قحافہؓ کی طرف نظر کرم کی اور آپ پر خاص احسان فرمایا۔ اس نے آپ کو یگانہ روزگار بنایا۔ اور فرمایا کہ وہ سب سچوں سے بڑھ کر سچا ہے۔

"اللہ کی قسم حضرت صدیقؓ وہ انسان تھے جن کو بارگاہ احدیت سے اختصاص کی خلعتیں عطا ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے خود گواہی دی کہ وہ خاص بندوں میں سے ہے۔ اس نے اپنی معیت کو اس کی ذات کی طرف منسوب کیا۔ اس کی تعریف کی اس کا شکر ادا کیا۔ اور اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ وہ ایسا انسان ہے جسے فراق مصطفیٰ ﷺ اچھا نہیں لگتا۔ اور وہ آپ کے علاوہ ہر رشتہ دار سے الگ ہو گیا۔ اس نے اپنے مولیٰ کو ترجیح دی۔ اور آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا وہ موت کی وادی کی طرف اپنی رغبت کی اونٹنی کو ہنکا کر لے گیا۔ اور شان شوکت کی ہر خواہش کو اس نے ٹھکرا دیا۔ سفر ہجرت میں رفیق بننے کی آنحضرت ﷺ نے اسے دعوت دی۔ تو وہ لبیک لبیک کہتا ہوا حاضر ہو گیا۔ جب قریش مکہ نے رسول کریم ﷺ کو مکہ سے جلاوطن کر دینے کا فیصلہ کیا۔ تو آپؐ خدا تعالیٰ کے حبیب۔ حضرت ابو بکرؓ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا مجھے بارگاہ احدیت سے ہجرت کر جانے کا حکم ملا ہے۔ اور تم بھی میرے ساتھ مکہ سے ہجرت کرو گے۔ اور اس جائے پناہ سے نکلو گے۔ پس حضرت صدیقؓ نے اس مصیبت کے وقت نبی کریم ﷺ کے رفیق بن جانے پر الحمد للہ کہا اس وقت جب ہر شخص آنحضرت ﷺ سے بغاوت کر رہا تھا۔ حضرت صدیقؓ آپؐ کی مدد کرنے کا انتظار کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ وقت آ گیا۔ پس آپ نے رسول کریم ﷺ کے ہر غم و اندوہ اور سخت مہموں میں رفاقت اختیار کی۔ اور قتل و ہلاکت کی پرواہ نہ کی۔ پس آپ کی فضیلت اس واضح حکم اور نص محکم سے ثابت ہے۔ آپ کی برتری دلیل قاطع سے واضح ہے۔ اور آپ کا صدق صبح درخشاں کی طرح عیاں اور واضح ہے۔ آپ نے آخرت کی نعماء کو پسند فرمایا۔ اور دنیا کے آرام و آسائش سے دستکش ہو گئے۔ دوسرا کوئی شخص آپؐ کے فضائل تک نہیں پہنچ سکتا۔"

(ترجمہ از عربی سرالخلافہ ص 20)

آپ کو فہم قرآن سے حصہ وافر عطا کیا گیا تھا

آپ صحابہ کرامؓ میں سب سے بڑے عالم تھے۔ مذہبی مسائل میں مشکل پیش آنے پر وہ آپ ہی کی طرف رجوع کرتے تھے۔ فہم قرآن سے آپ کو حصہ وافر عطا کیا گیا تھا۔ آپ اپنی خداداد فراست سے قرآنی حقائق و معارف اور معانی پر اطلاع پا لیتے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ (آنحضرتؐ) ایسے وقت دنیا سے رخصت ہوئے۔ جب آپ کو یہ آواز آ گئی۔ الیوم اکملت لکم دینکم یہ آواز کسی اور نبی اور رسول کو نہیں آئی۔ کہتے ہیں جب یہ آیت اتری اور پڑھی گئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس آیت کو سن کر رو پڑے۔ ایک صحابی نے کہا کہ اے بڈھے تجھے کیا ہو گیا۔ آج تو خوشی کا دن ہے۔ تو کیوں رو پڑا۔ حضرت ابو بکر نے جواب دیا تو نہیں جانتا مجھے اس آیت سے آنحضرت ﷺ کی وفات کی بو آتی ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فراست بڑی تیز تھی۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ جب کام ہو چکا تو پھر یہاں کیا کام"

(الحکم 10 دسمبر 1905ء)

"کہتے ہیں جب یہ آیت (الیوم اکملت لکم دینکم الخ) اتری تو ابو بکرؓ رو پڑے۔ کسی نے کہا اے بڈھے کیوں روتا ہے آپ نے جواب دیا کہ اس آیت سے آنحضرت ﷺ کی وفات کی بو آتی ہے۔ کیونکہ یہ مقرر شدہ بات ہے کہ جب کام ہو چکتا ہے۔ تو اس کا پورا ہونا ہی وفات پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا دنیا میں بندوبست ہوتے ہیں۔ اور جب وہ ختم ہو جاتا ہے۔ تو عملہ وہاں سے رخصت ہو جاتا ہے جب آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو بکر والا واقعہ سنا تو فرمایا سب سے سمجھ دار ابو بکرؓ ہے اور یہ فرمایا کہ اگر دنیا میں کسی کو دوست رکھتا تو ابو بکرؓ کو رکھتا اور فرمایا ابو بکرؓ کی کھڑکی مسجد میں کھلی رہے۔ باقی سب بند کر دو۔ کوئی پوچھے اس میں مناسبت کیا ہوئی تو یاد رکھو مسجد خانہ خدا ہے جو سرچشمہ ہے تمام حقائق و معارف کا۔ اسی لئے فرمایا کہ ابو بکرؓ کی اندرونی کھڑکی اس طرف ہے تو اس کے لئے یہ بھی کھڑکی رکھی جاوے یہ بات نہیں کہ اور صحابہ محروم تھے۔ بلکہ ابو بکرؓ کی فضیلت و ذاتی فراست تھی۔ جس نے ابتداء میں بھی اپنا نمونہ دکھایا اور انتہاء میں بھی گویا ابو بکرؓ کا وجود مجموعہ الفراستین تھا۔"

(الحکم 31 جولائی 1906ء)

آپ متبتل اور منقطع الی اللہ تھے

آپ کو محبت الٰہی میں ایک خاص مقام حاصل تھا۔ اور آپ نے لذات دنیا سے قطع تعلق کر کے تبتل الی اللہ اختیار کر لیا تھا۔ آپ نے اپنے آپ کو کامل طور پر خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں لگا دیا۔ اور اس بارہ میں اپنی بیوی اور بچوں کی کوئی پرواہ نہ کی۔ آپ خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین اور اس کی محبت میں فنا ہو چکے تھے۔ حب رسول میں آپ ہر دم سرشار رہتے۔ آپ آنحضرت ﷺ کے مقرب ترین وجود اور آپ کے جمیع عادات و اطوار اور صفات و خصال کے کامل مظہر تھے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل اور اسباب پر کم توجہ آپ کا مشرب تھا۔ حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت صدیقؓ کا نفس بیم و رجا شوق و خشیت۔ انس و محبت کا جامع تھا۔ اور آپ کی فطرت کا جوہر صفائی میں کامل تر اور انتہاء کو پہنچا ہوا تھا۔ آپ منقطع الی اللہ تھے اور نفس اور اس کی لذات سے الگ اور خواہشات اور جذبات نفس سے دور تھے۔ آپ تبتل اختیار کرنے والوں میں سے تھے۔ آپ سے سوائے صلاح کے اور کچھ صادر نہ ہوا۔ اور سوائے مومنوں کے لئے فلاح کے آپ سے کچھ ظاہر نہ ہوا۔ اور وہ دکھ دینے اور ظلم کرنے کی تہمت سے پاک تھے۔"

(ترجمہ از عربی سرالخلافہ ص 25)

"آپ خدا تعالیٰ کے سامنے بہت گریہ وزاری کرنے والے تھے۔ آپ نے تبتل اختیار کر لیا تھا۔ تضرع اور دعا اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے ڈال دینا۔ اور اس کے سامنے گریہ وزاری کرنا اور اس کے دروازہ پر تذلل اختیار کرنا اور اس کی دہلیز کو مضبوطی سے پکڑ لینا۔ آپ کی عادت مستمرہ بن چکا تھا آپ سجدہ کی حالت میں بہت دعا کیا کرتے اور تلاوت قرآن کے وقت رقت کی وجہ سے رو پڑتے۔"

(ترجمہ از عربی سرالخلافہ ص 31)

"اللہ تعالیٰ پر توکل اور اسباب پر کم توجہ آپ کا مشرب تھا۔"

(ترجمہ از عربی سرالخلافہ ص 32)

"بے شک آپ اسلام اور رسولوں کے فخر تھے اور آپ کا جوہر فطرت رسول کریم ﷺ کے جوہر فطرت سے قریب تھا اور آپ نفحات نبوت کو قبول کرنے کے لئے مستعد لوگوں میں سے سب سے پہلے نمبر پر تھے۔ نیز وہ ان لوگوں میں سے پہلے نمبر پر تھے۔ جنہوں نے قیامت کے مانند ایک حشر روحانی دیکھا اور انہوں نے میلی کچیلی اوڑھنیوں کو پاک و صاف لحافوں سے بدل ڈالا اور آپ اپنی اکثر خصال و صفات اور عادات و اطوار میں انبیاء کے مشابہ تھے....... جس شخص نے آپ سے عداوت کی اس نے گویا اپنے اور خدا تعالیٰ کے درمیان جو دروازہ ہے اسے بند کر دیا اور یہ دروازہ سید الصدیقینؓ کی طرف رجوع کئے بغیر کبھی نہیں کھل سکتا۔"

(ترجمہ از عربی سرالخلافہ ص 31)

"آپ تمام آداب میں ہمارے رسول اللہ ﷺ کے سایہ کی مانند تھے۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ سے ازلی مناسبت تھی اس لئے آپ کو ایک ہی گھڑی میں وہ فیض حاصل ہوا جو دوسروں کو لمبے لمبے زمانوں اور دور دور کے ممالک میں بھی حاصل نہیں ہوا اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ فیوض الٰہیہ بغیر مناسبت کے کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔"

(ترجمہ از عربی سرالخلافہ ص 32)

آپ کتاب نبوت کا ایک اجمالی نسخہ تھے

آپ جہاں عارف اللہ بزرگ تھے اخلاق کے حلیم اور فطرت کے رحیم تھے فہم قرآن اور محبت رسول ﷺ میں منفرد تھے۔ آپ اپنے سب دنیوی تعلقات سے منہ موڑ کر خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین اور اس کی رضا میں فنا تھے وہاں آپ کو تازہ بتازہ علم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے حاصل ہوا آپ کتاب نبوت کا ایک اجمالی نسخہ اور ارباب فضل و شجاعت کے امام تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت صدیقؓ کامل معرفت رکھنے والے عارف باللہ بزرگ تھے اخلاق کے حلیم اور فطرت کے رحیم تھے آپ نہایت منکسرانہ اور غریبانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ بڑے معاف کرنے والے رحیم اور شفیق تھے اپنی پیشانی کے نور کی وجہ سے معروف تھے آپ کو رسول کریم ﷺ سے نہایت سخت دلی تعلق تھا آپ کی روح روحِ مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ چپک گئی تھی آپ کو اس نور نے ڈھانپ لیا تھا جس نے آپ کے مقتداء محمد رسول اللہ ﷺ کو ڈھانپ رکھا تھا اور آپ رسول اللہ کے نور کی روشنی اور آپ کے عظیم فیوض کے نیچے چھپ گئے تھے آپ فہم قرآن اور محبت رسول ﷺ میں تمام لوگوں سے ممتاز اور فخر نوع انسان تھے آپ پر جب اخروی زندگی اور اسرار الٰہیہ کی حقیقت منکشف ہوئی تو آپ نے تمام دنیوی تعلقات ختم کر دئے جسمانی تعلق کا خیال ترک کر دیا آپ اپنے محبوب کے رنگ میں رنگین ہو گئے آپ نے اپنی ہر ادا اپنے واحد مطلوب کے لئے ترک کر

باقی صفحہ 6 پر

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

احمدی اور تحریک پاکستان

روزنامہ خبریں لاہور کی 19 مئی 96ء کی اشاعت میں جمیل یوسف صاحب کا ایک مضمون "احمدی اور ان کی علیحدہ حیثیت" کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس کے جواب میں ایم عبدالرحمان صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے اپنا مضمون سپرد اشاعت کیا جس میں آپ لکھتے ہیں۔

"جمیل یوسف نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ "احمدیوں نے یہی موقف ریڈ کلف باؤنڈری کمیشن کے سامنے اختیار کیا تھا کہ وہ مسلمانوں سے الگ ہیں ان کی گنتی مسلمانوں میں نہ کی جائے۔ سر ظفر اللہ خان نے جو اس کمیشن کے ممبر تھے احمدیوں کی طرف سے اس مضمون کی تحریری عرضداشت کی حمایت کی تھی، جس کی رو سے احمدیوں کی گنتی الگ کی گئی، نتیجہ یہ نکلا کہ "ضلع گورداسپور کی مسلم اکثریت ہندو کے مقابلہ میں اقلیت بن کر رہ گئی اور گورداسپور کا ضلع بھارت کو دے دیا گیا۔" یہ بات جماعت احمدیہ کے مخالف سٹیج سے دہرائی جاتی رہی ہے اور جماعت احمدیہ بار بار اس کی تردید کرتی رہی ہے جب تک یہ معاملہ زبانی تقاریر تک محدود تھا تو اور بات تھی مگر اب نیشنل ڈاکومینٹیشن سنٹر لاہور کی طرف سے "دی پارٹیشن آف دی پنجاب" کے نام سے جملہ ریکارڈ من و عن شائع کیا جا چکا ہے۔ اس سے پہلے بھی تحریری طور پر اس الزام کی تردید کے ثبوت اہل علم کے لئے دستیاب تھے مگر ان کی دسترس کے بارے میں شبہ کا فائدہ دیا جا سکتا تھا کہ شاید کسی کو اصل ریکارڈ تک رسائی حاصل نہ ہو لیکن اب یہ عذر کسی صاحب علم کی طرف سے ہرگز قابل قبول نہیں کہ اسے حقائق اور دستاویزات تک رسائی حاصل نہیں تھی۔

مذکورہ مضمون کے مندرجہ بالا اقتباس میں پہلی بات تو یہ تصحیح طلب ہے کہ کیا سر ظفر اللہ خان کمیشن کے ممبر تھے؟ حالانکہ جسٹس منیر اور جسٹس دین محمد مسلمانوں کی طرف سے اور جسٹس مہرچند مہاجن اور بخشی سر ٹیک چند کانگرس کی طرف سے باؤنڈری کمیشن کے ممبر تھے جبکہ چوہدری ظفر اللہ خان مسلم لیگ اور مسٹر سیتل واد کانگرس کی طرف سے بطور وکیل پیش ہوئے تھے۔ یہ بھی غلط ہے کہ احمدیوں کی کوئی الگ گنتی کی گئی تھی۔ باؤنڈری کمیشن کے سامنے جن دستاویزات پر انحصار کیا گیا ان میں کسی فریق کی بھی کوئی گنتی از سر نو نہیں کی گئی بلکہ پرانی مردم شماری کو ہی زیر بحث لایا گیا۔ سر ظفر اللہ خان نے جو تحریری عرضداشت مسلم لیگ کی طرف سے کمیشن میں پیش کی تھی وہ "پارٹیشن آف دی پنجاب" کی جلد اول کے صفحہ 281 سے لے کر 296 تک دستاویز نمبر 227 کے طور پر شامل ہے اور کوئی بھی اسے دیکھ سکتا ہے۔

اس میمورنڈم میں کہیں دور دور تک کوئی ہلکا سا اشارہ یا شائبہ تک اس بارے میں موجود نہیں کہ احمدیوں نے مسلمانوں سے الگ شمار کئے جانے کا کوئی مطالبہ کیا تھا اور سر ظفر اللہ خان نے اس کی کوئی تائید کی تھی۔

باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ اور کانگرس کے علاوہ بھی بعض عرضداشتیں پیش کی گئی تھیں، ان میں سے ایک عرضداشت جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی مسلم لیگ کی تائید میں داخل کی گئی تھی جو "پارٹیشن آف دی پنجاب" میں صفحہ 428 پر دستاویز نمبر 240 کے طور پر درج ہے۔ اسی طرح صفحہ 470 پر دستاویز نمبر 242 کے طور پر تحصیل بٹالہ کے مسلمانوں کی طرف سے پیش کی جانے والی عرضداشت بھی اس کتاب میں درج ہے اور بھی متعدد دستاویزات مسلمان تنظیموں کی طرف سے پیش کی گئی تھیں جو کتاب میں محفوظ ہیں۔ احمدیوں کی عرضداشت کا تو آغاز ہی اس بات سے ہوتا ہے کہ قادیان کو پاکستان میں شامل کیا جائے۔ اس دستاویز میں استدلال کا سارا زور اس بات پر صرف کیا گیا ہے کہ گورداسپور کو پاکستان میں شامل ہونا چاہئے چنانچہ صفحہ 448 پر منجملہ دیگر امور کے احمدیہ عرضداشت کا یہ فقرہ قابل توجہ ہے۔ "گورداسپور چونکہ مسلم اکثریت کا ضلع ہے (اور یہ اکثریت مغربی پنجاب میں شامل کئے جانے کی خواہش مند ہے) مغربی پنجاب کا حق بنتا ہے کہ وہ اس بات پر اصرار کرے کہ یہ علاقہ جو مشرق سے حملے کی صورت میں دفاعی نظام کا ایک اہم حصہ ہے مغربی پنجاب میں شامل کیا جائے۔"

جماعت احمدیہ کی طرف سے اس عرضداشت پر شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ بطور وکیل پیش ہوئے۔ انہوں نے بڑی وضاحت کے ساتھ دلائل پیش کئے کہ قادیان کو ہر صورت میں پاکستان میں شامل کیا جانا چاہئے۔ ان کے یہ دلائل بھی "پارٹیشن آف دی پنجاب" کی جلد دوم میں موجود ہیں۔ بٹالہ مسلم لیگ کی عرضداشت میں قادیان کے ذکر کے ساتھ یہ بات بھی موجود ہے کہ "قادیان نے غیر مبہم الفاظ میں پاکستان میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔"

یہ حقائق ہماری تاریخ کا حصہ ہیں اور ان کو مسخ کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ مذہبی تعصب کو فروغ دینا کوئی پسندیدہ بات نہیں مگر سنجیدہ اور اہل علم لوگوں کے لئے مذہبی تعصب کے تحت پھیلائی گئی تاریخی غلط بیانیوں سے اغماض برتنا بھی ایک ناقابل معافی جرم ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ احمدی مسلمان ہیں یا غیر مسلم؟ اس مسئلہ پر بحث و مباحثہ ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ سنجیدہ اور اہل علم طبقہ کا یہ فرض ہے کہ وہ ان بحثوں کو ایک معقول دائرے کے اندر رکھنے کی روایت قائم کرے اور جو لوگ ہمارے قومی ہیرو تھے ان کے تذکرہ میں تاریخی حقائق مسخ نہ کئے جائیں۔"

(روزنامہ خبریں لاہور 22 مئی 96ء)

قادیانی مسئلہ

ماہنامہ "دفاع" کراچی اگست 1997ء کے ص 40 پر ایک مضمون نگار نے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی سے متاثر ہو کر لکھا ہے۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ مگر یہ مسئلہ حل نہ ہوا۔ قادیانیوں کے قتل کو مباح (حلال) قرار دیا گیا مگر یہ ختم نہ ہوئے۔ قتل کے جھوٹے ڈرامے رچائے گئے لیکن بیکار۔ ان سب کوششوں کے باوجود یہ بات سامنے آئی ہے کہ قادیانی جماعت کا سربراہ بڑے فخر سے اعلان کرتا ہے "چشم عالم نے یہ نظارہ آج سے قبل نہیں دیکھا کہ 30۔ لاکھ افراد ایک سال میں کسی مذہب میں داخل ہوئے ہوں۔

ہمارے معاشرے سے دن بدن امن اٹھ رہا ہے۔ بے حیائی اور گناہ زوروں پر پل رہا ہے۔ رشوت، غبن اور فراڈ ہمارے ماتھے پر کلنک ہیں۔ بڑوں بڑوں کے گند کھل کر عوام کے سامنے آ رہے ہیں۔ نائٹ کلب، فیشن شو، ویڈیو اور ڈش کی تباہ کاریاں اخلاقی اقدار کو کچلتے جا رہی ہیں۔ اور ہمارے محترم علماء آپس میں دست و گریباں ہیں۔ عوام سے جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم قادیانیوں کا برطانیہ سے صفایا کر آئے ہیں۔ یہ اچھا صفایا ہے کہ ہر سال گمراہ ہونے والوں کی تعداد دوگنا ہو جاتی ہے۔

قادیانیوں کی روزافزوں ترقی لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کا قادیانی مذہب میں داخل ہونا۔ اور دنیا کا قادیانیت کی طرف بڑھتا ہوا میلان۔ بظاہر اس بات کی علامت معلوم ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی طرف کھڑا ہے، کیونکہ ہر آنکھ دیکھ سکتی ہے کہ ساری امت ایک طرف، اور ایک چھوٹی سی جماعت دوسری طرف۔ تیل کی دولت، حکومتوں کا ساتھ، سواد اعظم کا دعویٰ، نتیجہ صفر کفر پھیلتا جا رہا ہے اور یہ مسلمان دن بدن اخلاقی، روحانی، مالی اور دینی انحطاط کا شکار۔ آخر کیوں۔

اگر یہ ساری طاقتیں اور وسائل قادیانیت کا مقابلہ کرنے اور اسے ختم کرنے کے لئے ناکافی ہیں تو پھر ہم سب بارگاہ الٰہی میں گر کیوں نہیں جاتے۔ اس کے مقابل پر ہر مسجد سے یہ اعلان کیوں نہیں ہوتا کہ فتنہ قادیانت کے قلع قمع کے لئے ساری امت راتوں کو جاگ جاگ کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑائے کہ اے خدا تو نے ہمیں سارے وسائل عطا کئے لیکن ہم آپس کے اختلافات اور اپنی کمزوری ایمان کے باعث اس فتنہ کو کچلنے میں ناکام رہے ہیں۔ اے خدا تو جانتا ہے کہ قادیانی جھوٹے ہیں۔ اس لئے ہم دردمندانہ دعا کرتے ہیں کہ تو ان کی پشت پناہی اور تائید چھوڑ کر انہیں ذلیل و رسوا کر دے۔ اور ہمیں ان پستیوں سے نکال جن میں گرے ہوئے ہیں۔

میری علماء اور دردمند دل رکھنے والے مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ اس میدان میں نکلیں اور خدا تعالیٰ کو محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کا واسطہ دے کر اس سے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس مٹھی بھر گروہ کے خلاف ہماری مدد فرمائے اگر ہم نے سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلے پر غور اور عمل نہ کیا تو جس رفتار سے قادیانیت کا یہ سیلاب بڑھ رہا ہے اس کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ آئندہ چند برسوں میں یہ ساری دنیا کے ساتھ ساتھ پاکستان کو بھی بہا لے جائے گا....

اگر علماء حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ قومی اسمبلی نے فیصلہ کر دیا تھا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اب اور کسی فیصلے کی ضرورت نہیں تو میری عاجزانہ سی درخواست کا جواب دیں کہ کیا خدا کی ناراضگی اور غضب کی یہ علامات ہیں کہ ایک ایسے گروہ کو ترقی پر ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔ جو ساری امت مسلمہ کے فیصلے کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج ہے اور دوسری طرف اس کی تائید و نصرت اس رنگ میں ظاہر ہوتی ہے کہ مسلمان جہاں بھی ہے بے سہارا، بے بس اور مغلوب ہے۔ افغانستان میں وہ جہاد کے نام پر ایک دوسرے کو بھون رہا ہے۔ تو اسرائیل اور کشمیر میں ہنود و یہود کا تختہ مشق بن کر رہ گیا ہے۔ کویت اور عراق میں امریکی اسلحے کا نشانہ بن رہا ہے تو پاکستان میں خود ہم وطنوں کی شعلہ زن بندوقوں کی زد میں ہے۔

مشکلات دُور کرنے کی دعائیں

حضرت مسیح موعود نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو بعض مشکلات میں دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

"آپ درویشانہ سیرت سے ہر ایک نماز کے بعد گیارہ دفعہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھیں اور رات کو سونے کے وقت معمولی نماز کے بعد کم سے کم اکتالیس دفعہ درود شریف پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھیں اور ہر ایک سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ یہ دعا پڑھیں۔

یا حیّ یا قیوم برحمتک استغیث - پھر نماز پوری کر کے سلام پھیر دیں اور اپنے لئے دعا کریں۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول صفحہ 33)

اے فدا ہو تیری رہ میں میرا جسم و جان و دل
میں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار
نسل انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے
تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یار غمگسار
اسقدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جنکا مشکل ہے کہ تا روز قیامت ہو شمار

(درثمین)

محمد شکر اللہ صاحب

کھجور ایک بڑی نعمت

ماہرین علم نباتات کی تحقیق کے مطابق دنیا میں کھجور سب سے پرانا پھل ہے آثار قدیمہ اور تاریخ کے عالموں نے عراق اور مصر کے کھنڈروں کی کھدائی کے بعد جو باتیں دریافت کی ہیں' ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان علاقوں کے قدیم باشندے اپنے مکانوں میں کھجور کے تنے اور شاخیں استعمال کیا کرتے تھے۔

کھجور کا درخت خلیج عرب کے نواحی علاقوں یعنی ایران' عراق' عرب اور شمالی افریقہ سے دنیا کے دوسرے حصوں میں لے جایا گیا۔ لیکن کھجور کا حقیقی وطن عراق ہی ہے۔

عام طور پر آسمانی آفات کو چھوڑ کر کھجور کو اور کوئی بیماری لاحق نہیں ہوتی بعض ماہرین نباتات کے بیان کے مطابق کھجور کے درخت کی عمر ایک ہزار برس تک ہوتی ہے لیکن ایسے درخت بہت کم پائے جاتے ہیں عام طور پر اس کی عمر (150) برس ہوتی ہے۔

کھجور کے استعمال

کھجور اور اس کا درخت طرح طرح سے انسان کے کام آتا ہے۔ اس کی شاخیں جلائی جاتی ہیں' ان سے باڑ بنتی ہے۔ پنکھے تیار ہوتے ہیں۔ جھاڑو' چٹائیاں' ٹوکریاں اور مصلے تیار ہوتے ہیں' رسیاں بٹی جاتی ہیں' ٹوپیاں بنتی ہیں۔ کھجور کا بان نہایت مضبوط ہوتا ہے۔ عرب ممالک میں خشک کھجوروں کے آٹے کا استعمال عام طور پر ہوتا ہے۔ کھجور سے شراب بنتی ہے اور گڑ تیار کیا جاتا ہے تمام عرب ممالک میں لوگ سفر کے دوران خشک کھجوریں ضرور اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔

غذائیت سے بھرپور

کھجور غذائیت سے بھرپور' زود ہضم اور قوت بخش پھل ہے ایک پونڈ کھجور سے انسانی جسم 1275 کیلوریز حاصل کرتا ہے۔ کھجور میں نشاستہ' شکر' پروٹین' گوند' چربی' نمکیات اور وٹامنز ہوتے ہیں۔ اس میں وٹامن اے کافی مقدار میں اور وٹامن بی اور سی معمولی مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ کھجور کو اس اعتبار سے پھلوں میں اہمیت حاصل ہے کہ اس میں دو فیصد پروٹین ملتے ہیں۔ کھجور میں بعض ایسے کیمیائی مرکب اور خمیری مادے موجود ہیں جو خوراک کو ہضم کرنے میں مدد دیتے ہیں اور انسانی جسم میں یہ مادے کم ہو جائیں تو انسان کا نظام ہضم خراب ہو جاتا ہے اور اسے طرح طرح کی بیماریاں گھیر لیتی ہیں۔ اسی لئے کھجور کھانے والے افراد کا ہاضمہ خراب نہیں ہوتا۔ کھجور کے مرکب اور مادے پروٹین کو سادہ اجزاء میں تیزی سے تبدیل کر دیتے ہیں۔

خشک کھجور میں پچاس فیصد اور رس دار کھجور میں ساٹھ فیصد تک شکر ہوتی ہے۔ شکر کے استعمال سے انسانی جسم میں سکت اور قوت برداشت پیدا ہوتی ہے۔ گنے اور آم کے علاوہ انجیر میں بھی شکر پائی جاتی ہے۔ لیکن زیادہ نہیں' کھجور میں چھ فیصد نشاستہ پایا جاتا ہے۔ نشاستے سے جسم میں انرجی پیدا ہوتی ہے۔ دال' چاول اور دوسرے اناجوں میں بھی نشاستہ پایا جاتا ہے۔ کھجور میں گوند اور چربی بھی ہوتی ہے۔ ان چیزوں سے جسم میں حرارت پیدا ہوتی ہے۔ یہ قوت خالص گھی' مکھن' بالائی' کریم اور سرسوں کے تیل میں ملتی ہے۔ چربی دراصل جسم کے نظام میں ایندھن کا کام دیتی ہے۔ نمکیات سے جسم کا اندرونی کیمیائی توازن برقرار رہتا ہے اور غذا ان کے ذریعے جزو بدن ہو کر قوت بخش ہو جاتی ہے۔

وٹامنز کا خزانہ

وٹامن اے کھجور میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ اگر انسانی جسم میں وٹامن اے کی کمی ہو جائے تو انسانی جسم بیرونی جراثیم کے حملوں کی زیادہ وقت تک مدافعت نہیں کر سکتا اور متعدی امراض کا شکار ہو جاتا ہے اگر وٹامن اے جسم میں پوری مقدار میں موجود ہو تو صحت ہمیشہ اچھی رہے گی۔ کھجور میں وٹامن بی بھی ہوتا ہے۔ یہ وٹامن نظام ہضم کو درست رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ وٹامن سی بھی کھجور میں پایا جاتا ہے۔

کھجور کی ایک قسم ایسی بھی ہوتی ہے جس کا ذائقہ کسیلا ہوتا ہے۔ یہ صرف مویشیوں کے کام آتی ہے کھجور کے پھل کی لمبائی دو انچ تک ہوتی ہے۔ اس گرانی کے دور میں بھی کھجور ہر اعتبار سے انسانی صحت اور قوت کے لئے مفید اور دوسری مہنگی غذاؤں کے مقابلے میں زیادہ لذیذ اور سستی ہے۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 4

دی اور اپنے نفس کو جسمانی کدورتوں سے پاک کر لیا آپ کا نفس خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین اور اس کی رضا میں گم تھا اور جب خدا تعالیٰ کی سچی محبت اس کے نفس کی تمام رگوں۔ اس کے دل کی جڑ اس کے وجود کے تمام ذرات میں مضبوط ہو گئی اور انوار الٰہیہ آپ کے افعال و اقوال قیام و قعود میں ظاہر ہوئے تو آپ کو صدیق کے لقب سے ملقب کیا گیا اور آپ کو تر و تازہ اور گہرا علم اللہ تعالیٰ کے حضور سے عطا ہوا۔ صدق آپ کا مستقل ملکہ اور طبعی عادت تھی اور آپ ہر قول و فعل حرکت و سکون حواس و انفاس میں اس کے انوار اور آثار شروع ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو منعم علیہم گروہ میں شامل کر لیا تھا کہ آپ کی کتاب نبوت کا ایک اجمالی نسخہ تھے اور ارباب فضل و مردانگی کے امام تھے آپ انبیاء کی سی کا بقیہ تھے۔

(سر الخلافہ ص 32'33)

جاری ہے

روبوٹ اب آپریشن بھی کریں گے

یہ تو اب بہت پرانی بات ہو گئی ہے کہ انسانوں کی جگہ روبوٹ سے بہت سارے کام لئے جانے لگے ہیں لیکن روبوٹ کے ذریعہ سے دل کا آپریشن واقعی حیران کن بات ہے۔

یہ خبر بیلجیئم سے آئی ہے کہ دل کے امراض کے لئے آپریشن کرنے والے ماہر ڈاکٹروں نے روبوٹ کے ذریعے دل کا کامیاب آپریشن کیا ہے جو دل کے امراض کے علاج کے سلسلے میں پہلی کوشش ہے جو کامیاب رہی ہے۔

ان ماہر ڈاکٹروں نے دل کے آپریشن کے لئے روبوٹ اور کمپیوٹر کا استعمال کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ نئی تیکنیک آسان اور مریض کے لئے کم تکلیف دہ ہو گی۔ اور اس میں وقت بھی کم لگے گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

نئی صدی کا بڑا مسئلہ کمپیوٹر کی آؤٹ ڈیٹنگ

سر کمپیوٹر بنانے والے سائنس دان بھی اپنے ہی بنائے ہوئے کمپیوٹر کے سامنے بے بس نظر آ رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یکم جنوری 2000ء کے شروع ہوتے ہی تمام کمپیوٹر ڈیٹا آؤٹ آف ڈیٹ ہو جائے گا۔ کیونکہ یکم جنوری 2000ء سے کمپیوٹر کو نیا ڈیٹا فیڈ کرنا پڑے گا۔

اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کئی سالوں سے سائنس دان غور و فکر کر رہے ہیں لیکن ابھی تک اس کا کوئی مکمل حل ڈھونڈا نہیں جا سکا اور نئی صدی تک اس کا حل نہ سوچا جا سکا تو تیسری دنیا کے ملک تو شائد اس سے اتنا متاثر نہ ہوں لیکن امریکہ جیسے ملک کا مسئلہ دوسرا ہے کیونکہ ترقی یافتہ ممالک کا تو اب دارومدار ہی کمپیوٹروں پر ہے۔ اس لئے اگر نئی صدی کے آنے تک یہ مسئلہ حل نہ ہوا تو سارا امریکہ تاریکی میں ڈوب جائے گا کیونکہ اس مسئلے کے حل نہ ہونے کی صورت میں امریکہ کا پورا الیکٹرک سسٹم ہی نہیں اس کا میڈی کیئر یعنی صحت کا سسٹم بھی بیٹھ جائے گا۔ لوگوں کو ادائیگیاں نہیں ہو سکیں گی۔ اور خدا جانے اور کون کون سے شعبے ہوں گے جو اس سے متاثر ہوں گے۔ اور نئی صدی کے آنے میں اب دن ہی کتنے باقی رہ گئے ہیں۔

چین میں انگریزی

انگریزی ایک بین الاقوامی زبان بن چکی ہے اور دنیا کے تمام ممالک میں اس کو سیکھنے سکھانے کا سلسلہ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اس کی وجہ واضح ہے کہ انگریزی زبان امریکہ کی زبان ہے جو کہ واحد سپر پاور ہے اور امریکہ کے ساتھ تعلقات و روابط رکھنے کے لئے اس کا سیکھنا اور جاننا ضروری ہے۔ کیونسٹ ممالک ابھی تک اس سے بچے ہوئے تھے۔ اور وہاں بہت کم تعداد میں انگریزی زبان جاننے والے ملتے تھے۔ لیکن اب چین جیسے کیونسٹ ملک میں بھی صوبوں کی سطح تک انگریزی مدرسے کھلنے شروع ہو گئے ہیں۔

خبر آئی ہے کہ چین کے ایک وسطی صوبہ ہوبی کے دارالحکومت وہان میں ایک ٹیچر نے انگریزی پڑھانے کے لئے ایک سکول 1996ء میں کھولا۔ اور اب تک اس سکول کی مختلف کلاسوں میں تین ہزار طالب علم داخلہ لے چکے ہیں۔ اس شہر کے علاوہ دوسرے علاقوں سے بھی چینی طلباء اچھی ملازمتوں کے حصول کی خاطر انگریزی زبان سیکھنے میں دلچسپی لے رہے ہیں اور یہ سکول دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔

بائی پاس آپریشن

روزنامہ جنگ کی ایک خبر کے مطابق لیاقت نیشنل ہسپتال کراچی کے ممتاز ماہر قلب سرجن سید اسد اللہ حسینی نے ڈاکٹر ندیم رضوی اور ڈاکٹر منصور علی کی معاونت میں پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار مڈکیب یعنی مریض کا سینہ چاک کئے بغیر پسلیوں کے درمیان تین انچ کا چیرا لگا کر دھڑکتے دل اور پھیپھڑے پر بائی پاس آپریشن کیا۔

مریض 64 سالہ محمد حسین تیزی سے روبصحت ہے اور اسے صرف دو ہفتوں کے بعد ہسپتال سے فارغ کر دیا جائے گا۔

پاکستان کے لوگوں کے لئے یہ ایک خوش کن خبر ہے کیونکہ اس سے پہلے دل کے ایسے پیچیدہ اپریشنوں کے لئے غیر ممالک جانا پڑتا تھا جس کے صرف امراء ہی متحمل ہو سکتے تھے۔ اب چونکہ یہ علاج پاکستان میں ہی ہو گا اس لئے کم استطاعت رکھنے والے لوگ بھی اس اعلیٰ ٹیکنالوجی سے مستفید ہو سکیں گے۔

نکوٹین

سگریٹ کے پینے والے جب تک اس کے دھوئیں کو اپنے پھیپھڑوں تک نہ لے جائیں ان کا نشہ پورا نہیں ہوتا۔ لیکن اس دھوئیں میں کتنے زہریلے مادے شامل ہوتے ہیں ان کا سگرٹ نوشوں میں سے اکثر کو علم نہیں ہوتا۔ ان زہریلے مادوں میں سے نکوٹین کا نام سب سے پہلے نمبر پر آتا ہے اور جس سے اکثر لوگ واقفیت بھی رکھتے ہیں۔ انسانی صحت پر اس کی مضر اثرات اور تباہ کاریاں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ لیکن اس بات کا علم بہت کم لوگوں کو ہے کہ نکوٹین ایک قدرتی حشرات کش مادہ ہے جو بعض پودوں میں پایا جاتا ہے اور جس کا مقصد قدرت نے یہ رکھا ہے کہ وہ پودوں کے لئے نقصان دہ کیڑوں کوڑوں کو پودوں سے دور رکھے اور اگر وہ پودے پر حملہ کریں تو ان کو اس کا زہر ہلاک کرے۔ اس کی مثال ٹماٹر کے پودے کی ہے جس میں یہ زہر پایا جاتا ہے۔

نکوٹین کا براہ راست اثر اعصابی نظام پر ہوتا ہے اور اس سے کیڑوں کوڑوں کا اعصابی نظام تباہ ہو جاتا ہے اور ایسے حشرات ہلاک ہو جاتے ہیں۔

زہر زہر ہی ہوتا ہے جس طرح کیڑے اس سے ہلاک ہوتے ہیں اسی طرح اگر انسان بھی اسے اپنے جسم میں مسلسل شامل کرتا رہے تو نتیجہ ظاہر ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ عزیز مکرم نعمان احمد ملک صاحب ابن مکرم ملک منصور احمد صاحب سابق سیٹلمنٹ کمشنر لاہور کا نکاح 27- جنوری 1999ء سوموار دارالذکر لاہور میں مغرب کی نماز کے بعد مکرم ملک کمال الدین صاحب گڑھی شاہو کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ آصفہ صاحبہ کے ساتھ مبلغ -/50000 روپے حق مہر پر ہوا۔ عزیز نعمان ملک محترم ملک غلام فرید صاحب مرحوم ایم اے کا پوتا ہے۔

30- جنوری بروز جمعرات کو رخصتی ہوئی۔ اور 31- جنوری بروز جمعہ 4 بجے شام ولیمہ ہوا۔ ولیمہ میں سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ اور دیگر احباب شامل ہوئے۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فرحت علی صاحب مربی سلسلہ محمود آباد جہلم کو مورخہ 99-2-1 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے نومولود کا نام "صداقت احمد" مرحمت فرمایا ہے۔ نومولود مکرم غلام سرور صاحب فرحت علی جیولرز یادگار روڈ ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی زندگی دے اور نیک خادم دین اور اسم بامسمیٰ بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم رانا محمد اعجاز علی صاحب صدر ناصر آباد غربی گردوں کی تکلیف کے باعث لاہور جناح ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کا ایک گردہ خراب ہو چکا ہے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد حیات جوئیہ صاحب ٹھٹھہ جوئیہ اپنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

○ مکرم محمد اشرف صاحب آف شام گنج مردان کے بیٹے عزیزم کامران کی بائیں ٹانگ کھیلتے ہوئے ٹوٹ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم شیخ نصیر احمد صاحب بابت ترکہ مکرم شیخ غلام رسول صاحب)

مکرم شیخ غلام رسول صاحب ابن مکرم شیخ غلام نبی صاحب متصل سابقہ مکان نمبر B/572 نیا محلہ راولپنڈی. قضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ نمبر 13/24 دارالیمن ربوہ برقبہ 10 مرلے 140 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ ان کے بیٹے مکرم شیخ نصیر احمد صاحب ساکن ویسٹ پارک نمبر 38-D واہ کینٹ نے درخواست دی ہے۔ کہ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- محترمہ حشمت بیگم صاحبہ (بیوہ)
2- مکرم شیخ محمد منیر صاحب (بیٹا)
3- محترمہ بلقیس سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
4- مکرم شیخ نصیر احمد صاحب (بیٹا)
5- محترمہ نعیمہ سلیم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

عید ملن پارٹی واقفین نو

○ مورخہ 24- جنوری 99ء کو واقفین نو حلقہ ماڈل ٹاؤن گارڈن ٹاؤن لاہور کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا اور عید ملن کا اہتمام کیا گیا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مربی صاحب بیت النور نے بچوں کو نماز پڑھنے' نصاب عمر کے مطابق یاد کرنے اور روزانہ تلاوت قرآن کریم کی طرف توجہ دلائی بعد ازاں حاضرین کی خدمت میں اشیاء خوردونوش پیش کی گئیں سب احباب نے بہت لطف اٹھایا۔

بقیہ صفحہ 1

اس موقعہ پر مکرم مولوی عبدالغفور صاحب (والد مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب امیر جماعت راولپنڈی' پاکستان) کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔ آپ 10- فروری کو صبح راولپنڈی میں وفات پاگئے۔ آپ کی عمر 96 سال تھی۔ نہایت مخلص اور احمدیت کے فدائی' پابند صوم صلوٰۃ اور نہایت ہمدرد انسان تھے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے' اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (الفضل انٹرنیشنل 5 مارچ 1999ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 2

"خدا تعالیٰ کا ارادہ تھا کہ قادیان میں منارہ ہے۔ سو اب یہ بیسری مرتبہ خدا تعالیٰ نے آپ کو موقعہ دیا ہے کہ اس ثواب کو حاصل کریں۔ جو شخص اس ثواب کو حاصل کرے گا وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہمارے (مددگاروں) میں سے ہو گا۔"

منارہ کے لئے چندے کا تخمینہ لگایا گیا تو دس ہزار روپیہ آیا۔ جماعت اس وقت بہت غربت کی حالت میں تھی۔ اس لئے حضور نے 101 خدام کی فہرست شائع کرتے ہوئے کم از کم ایک ایک سو روپیہ دینے کی تحریک فرمائی اور فیصلہ کیا کہ اس پر لبیک کہنے والوں کے نام منار پر بطور یادگار کندہ کرائے جائیں گے۔ اس تحریک کے ساتھ ہی آپ کے چار مخلص خدام منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی اور میاں شادی خاں صاحب لکڑی فروش سیالکوٹ اور شیخ نیاز احمد صاحب تاجر وزیر آباد وغیرہ نے حضور کی شرط کے مطابق چندہ پیش کر دیا۔ جن میں سے اول الذکر دو رفقا کا تذکرہ حضور نے اس اشتہار کے آغاز میں بھی نہایت درجہ تعریفی کلمات میں فرمایا اور ان کی قربانی کو جماعت کے لئے قابل رشک قرار دیا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 283)

منارہ کے لئے ابتدائی انتظامات

منارہ کے لئے ابتدائی انتظامات میں پہلا مرحلہ نقشہ نویسی اور اینٹوں کی تیاری کا تھا یہ دونوں کام 1901ء کے آخر تک پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ منار کا نقشہ اور تخمینہ حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کے چھوٹے بھائی سید عبدالرشید صاحب نے بنایا اور اینٹوں کے لئے زمین میاں امام دین صاحب قادیانی نے دی۔

سنگ بنیاد

1901ء کے آخر تک اینٹیں تو ایک مناسب مقدار میں تیار ہو چکی تھیں۔ لیکن چونکہ جلد ہی ملک پر طاعون نے سخت حملہ کر دیا تھا اور سیالکوٹ اور بعض دوسرے مقامات جہاں سے معماروں کو آنا تھا اس وبا کی زد میں آچکے تھے۔ اس لئے ڈیڑھ سال تک کام معطل رہا اور بالآخر 13 مارچ 1903ء بروز جمعہ اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور حضرت مسیح موعود نے اینٹ کو ران پر رکھ کر لمبی دعا کی اور اینٹ پر دم کیا اور وہ اینٹ فضل الدین صاحب احمدی معمار نے بنیاد کے مغربی حصے میں پیوست کر دی۔ منارہ کی بنیاد بہت گہری وسیع و عریض اور کنکریٹ کے ذریعہ مضبوط کر کے اٹھائی گئی۔

مالی مشکلات کے باعث کام کا رک جانا

حضور اسے جلد سے جلد مکمل ہوتا دیکھنا چاہتے تھے۔ مگر دلی تمنا و خواہش کے باوجود مالی مشکلات کے باعث تعمیر کا کام رک گیا تب حضور نے اپریل 1905ء میں جماعت کے مخلصین سے چندہ خاص کی تحریک فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اس وقت پانچ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ اگر پانچ ہزار دوست ایک ایک روپیہ دیں تو یہ رقم جمع ہو سکتی ہے۔

(الحکم 12 مئی 1903ء)

مگر مالی تنگی کے باعث منارہ کی تعمیر کا کام آگے نہ بڑھ سکا۔

خلافت ثانیہ میں منار کی تکمیل

حضرت مسیح موعود کی زندگی میں منارہ کی عمارت بیت الذکر کے صحن کی سطح سے چھ فٹ سے زیادہ بلند نہ ہو سکی۔

(الحکم 14 جنوری 1940ء)

حضور کی وفات کے بعد خلافت اولیٰ کے دور میں بھی اس پر کوئی اضافہ نہ ہو سکا لیکن جب خلافت ثانیہ کا دور آیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جنہیں الہام الٰہی میں نور قرار دیا گیا تھا اور جن کے ہاتھوں ازل سے مسیح موعود کے نوروں کی ضیاء پاشی مقدر تھی۔ خلافت ثانیہ کے پہلے ہی سال 27- نومبر 1914ء کو منارہ کی ناتمام عمارت پر اپنے دست مبارک سے اینٹ رکھ کر اس کی تعمیر کا کام دوبارہ شروع کروا دیا۔ اور تعمیر کی نگرانی کے فرائض قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی نے سرانجام دیئے۔

(الفضل 29- نومبر 1914ء و 14- جنوری 1940ء)

اجمیر شریف سے بہترین سنگ مرمر مہیا کیا گیا اور یہ زبردست نشان دسمبر 1915ء میں پایۂ تکمیل تک پہنچ گیا۔ یہ منارہ خوبصورتی و دلکشی کا اعلیٰ نمونہ ہے ایک سو پانچ فٹ اونچا ہے اس کی تین منزلیں' ایک گنبد اور 92 سیڑھیاں ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی دیرینہ خواہش کے مطابق اس پر 298 مخلصین چندہ دہندگان کے نام درج ہیں جنہوں نے ایک ایک سو روپیہ چندہ دیا۔ اس پر کلاک گھڑیال بھی نصب ہیں اور بجلی کے قمقمے بھی آویزاں ہیں جو میلوں تک کے حلقے کو روشنی پہنچاتے ہیں (اولین بنیاد کے اخراجات چھوڑ کر) اس کی تعمیر پر پانچ ہزار نو سو تریسٹھ روپے خرچ ہوئے۔ (گھڑیال' کٹہرے' بجلی کا سامان نیز چندہ دہندگان کی کتابت کے اخراجات بھی اس سے علاوہ ہیں۔

(الفضل 14 جنوری 1940ء)

16- فروری 1923ء کو منار پر گیس کے ہنڈے نصب ہوئے جو نائیجریا کے مخلص احمدیوں کی رقم سے خریدے گئے۔

(الفضل 22- فروری 1923ء)

جیسا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلے سے خبر دی گئی تھی کہ منارہ کی تکمیل کے بعد احمدیت کی برکات کی روشنی تیزی سے پھیل جائے گی۔ چنانچہ سچ سچ جونہی اس کی تعمیر مکمل ہوئی دعوت الی اللہ کی دنیا میں ایک نیا انقلابی دور شروع ہو گیا۔

(اس مضمون کے لئے مجموعہ اشتہارات' تاریخ احمدیت جلد سوم اور حیات طیبہ از شیخ عبدالقادر سوداگر مل سے مدد لی گئی ہے)

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 12- مارچ- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ
13- مارچ- غروب آفتاب- 6-17
14- مارچ- طلوع فجر- 4-56
14- مارچ- طلوع آفتاب 6-17

عالمی خبریں

انڈونیشیا میں عیسائی مسلم فسادات

انڈونیشیا میں عیسائی مسلم فسادات میں شدت آگئی ہے۔ مزید 10- افراد ہلاک ہوگئے دونوں اطراف کے مذہبی گروپ ایک دوسرے پر گیس بموں اور خنجروں سے حملے کر رہے ہیں۔ درجنوں مکانوں کو آگ لگا کر تباہ کر دیا گیا۔ سیکیورٹی فورسز وقتاً فوقتاً فائرنگ کرتی رہیں۔ مذہبی فسادات اردگرد کے پانچ جزیروں تک پھیل گئے۔ پولیس کی ناکامی کے بعد انڈونیشین حکام نے متاثرہ علاقوں کو فوج کے حوالے کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

نو مکان اور دکانیں تباہ

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے ظالمانہ کارروائیوں سے مزید دس افراد کو شہید اور گولہ باری کے ذریعہ 9- مکانات اور تین دکانیں تباہ کر دیں۔ یہ واقعات شمالی کشمیر میں بانڈی پورہ کے گاؤں توسہ میں پیش آئے۔ 12- گھنٹے بھارتی فوج اور مجاہدین میں جھڑپ جاری رہی۔

راجیہ سبھا میں شور شرابہ

بھارت کے ایوان بالا (سینٹ) میں بھارتی بحریہ کے سربراہ وشنو بھگت کی برطرفی کے معاملے پر اپوزیشن نے سخت شور شرابا کیا اور وزیر اعظم واجپائی جنہوں نے کئی بار بولنے کی کوشش کی ان کو بولنے نہ دیا گیا۔ آخر وہ تنگ آکر باہر نکل آئے۔ اپوزیشن کا مطالبہ تھا کہ بھارتی ایڈمرل کی برطرفی کے معاملات کی تحقیقات کے لئے ایک خصوصی پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے۔

امریکی ایلچی کے صدر ملاسوچ سے مذاکرات ناکام

کوسوو کے مسئلے پر امریکی ایلچی کے یوگوسلاویہ کے صدر ملاسوچ کے درمیان مذاکرات ناکام ہوگئے۔ یہ مذاکرات 15- مارچ سے کوسوو کے معاملے پر دوبارہ شروع ہونے والے امن مذاکرات کی تیاری کے لئے تھے۔ امریکی ایلچی 7- گھنٹے تک ناکام بات چیت کرتے رہے۔

ایرانی صدر کی پوپ سے ملاقات

ایران کے صدر محمد خاتمی نے اٹلی کے دورے کے اختتام پر رومن کیتھولک عیسائیوں کے مذہبی سربراہ پوپ جان پال سے روم میں ملاقات کی۔

ایرانی صدر کے خیالات

ایران کے صدر محمد خاتمی نے اٹلی میں کہا کہ دنیا تشدد اور دہشت گردی سے تنگ آچکی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ دوسرے ملکوں سے مکالمے کی ایران کی پالیسی کامیاب ہو جائے گی۔

صدر خاتمی اور سلمان رشدی

ایران کے صدر خاتمی کی روم میں موجودگی کے دوران روم یونیورسٹی نے بدنام زمانہ سلمان رشدی کو ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری عطا کی۔ ایران کی طرف سے رشدی کی موت کا فتویٰ دیا جا چکا ہے۔ اس تقریب کا اہتمام خصوصی طور پر صدر خاتمی کی روم میں موجودگی کے وقت کیا گیا۔

ملکی خبریں

پارلیمنٹ میں شدید ہنگامہ

پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں صدر مملکت رفیق تارڑ کے خطاب کے موقع پر زبردست ہنگامہ ہوا۔ پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کے ارکان نے تقریر شروع ہوتے ہی شیم شیم کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ گو تارڑ گو کے نعرے لگائے گئے۔ پیپلز پارٹی کے ارکان بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھ کر حکومت پر تنقید کرتے رہے۔ بینظیر بھٹو احتجاج کرنے والوں میں سب سے نمایاں تھیں۔ وہ چیخ چیخ کر اور غصے میں آکر بولتی رہیں۔ مائیک بند ہونے کے باوجود بینظیر کی آواز صدر کی آواز سے اونچی رہی۔ بینظیر نے کہا کہ نواز شریف ڈاکو اور عابدہ حسین بجلی چور ہیں۔ نواز شریف نے چینی کے بدلے کشمیر کا سودا کرلیا۔ صدر سارے ہنگامے کے دوران نظریں نیچی کئے تقریر پڑھتے رہے۔

ہنگامے میں حصہ نہ لینے والے

اے این پی بلوچستان کی جے ڈبلیو پی، پیپلز پارٹی ش ب، بلوچستان کی بی این ایم اور بی این پی نے ہنگامے میں حصہ نہیں لیا۔

آرمی چیف کا ردعمل

چیف آف آرمی سٹاف جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ اپوزیشن نے پارلیمنٹ میں ہنگامہ کرکے غلطی کی۔ انہوں نے کہا کہ واپڈا کے بعد کوئی اور ادارہ بھی فوج کے سپرد کیا گیا تو حکومتی اقدامات پر عمل کریں گے۔ ایک ماہ میں ساڑھے تین ارب وصول کرلئے گئے۔

صدر کا خطاب

صدر مملکت نے پارلیمنٹ کے تیسرے سال کے آغاز پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سازشیں بند اور سیاست پارلیمنٹ میں ہونی چاہئے۔ اپوزیشن کو اہم امور پر اعتماد میں لیا جائے۔ کشمیری اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کریں۔ حکومت اصلاح طلب معاملات پر توجہ دے۔ دو قومی نظریہ قائم ہے۔ فوج کم نہیں کریں گے۔

توقع نہ تھی

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا کہ مشترکہ اجلاس میں جو کچھ ہوا توقع نہ تھی۔ اپوزیشن کا شور شرابا افسوس ناک تھا۔ انہوں نے کہا کہ پریس بہترین جج ہے خود فیصلہ کرے۔ وزیر اطلاعات مشاہد حسین نے کہا کہ صرف میاں بیوی نے اپنے بچاؤ کے لئے شور شرابا کیا۔ عابدہ حسین نے کہا ملک اور پارلیمنٹ کا وقار مجروح ہوا۔ بلوچستان کے ڈاکٹر عبدالحی نے کہا بے اختیار صدر کے خلاف احتجاج زیب نہیں دیتا۔

بینظیر کا بیان

بینظیر بھٹو نے بعد ازاں پریس کانفرنس سے خطاب میں کہا کہ ہمارے پاس احتجاج کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا۔ صدر جانبدار ہیں۔ تین ماہ کے لئے عبوری حکومت قائم کرکے نئے انتخابات کرائے جائیں۔ ثابت ہو گیا ہے کہ حکومت مفاہمت نہیں چاہتی۔ یہ صدر کی نہیں حکومت کی تقریر تھی۔ پوری کابینہ سیف الرحمان کے پیچھے سر جھکائے بیٹھی ہے۔

ایم کیو ایم کا ردعمل

ایم کیو ایم نے بھی صدر کی تقریر کے بعد پریس کانفرنس میں کہا کہ ہم نے بارہا صدر سے ملاقات کا وقت مانگا انہوں نے جواب دیا کہ میاں صاحب کی اجازت نہیں۔ صدر تارڑ جان بوجھ کر دستوری فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی برت رہے ہیں۔ تارڑ نے ملک کے صدر کا نہیں بلکہ اتفاق گروپ کے صدر کا کردار ادا کیا۔

نئے سال کے لئے نصرت جہاں اکیڈمی کی تمام کتابیں اور کاپیاں دستیاب ہیں۔
رؤف بک ڈپو- اقصیٰ روڈ ربوہ 21227

مثالی نرسری سکول
گڈز وزڈم ہاؤس
تعلیم بذریعہ کمپیوٹر آڈیو ویڈیو
خصوصی نصاب تعلیم
Ph: 212745

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
قابلِ اعتماد مفید و مجرّب ادویہ
اکسیر اولادِ نرینہ کورس | حبوب مفید اٹھرا | عنبرین | لیکورین
معین حمل | زدجام عشق خاص | سونے چاندی کی گولیاں | شباب آور موتی
نواب شاہی گولیاں | تریاقِ جریان | جوہرِ حیات | سفوفِ تولیدی
شاہانی | قرصِ نور | اکسیرِ اطفال | بچوں کی چوہنڈی
رفیقِ اطفال | تریاقِ معدہ | تریاقِ دمہ | تریاقِ بواسیر
حبِ جدوار | حبِ ہمزاد | راحتِ جان | رفیقِ دماغ
دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔ فہرست ادویہ و جنتری 1999ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔ مکمل فہرست ادویہ میں ہماری مشہور ادویہ کے علاوہ مردوں، عورتوں اور بچوں کے خاص امراض کی دوائیں بھی شامل ہیں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
ناصر دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ)
PHONES: (04524) 211434-212434 FAX: 534